فتوی نمبر مع رجسٹر نمبر	تاریخ نقل فتاوی	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال و جواب	تبویب	عنوان

فتوی نمبر: ۱۱۲ / ۵۰

تاریخ: ۸/۸ ۱۱ء — ۴/۶ ۹۱ء

نام و پتہ مستفتی: قاری عبد الخالق صاحب خطیب جامع مسجد سادات سیکٹر C-۳ کھلابٹ ٹاؤن شپ تحصیل ہری پور ضلع ایبٹ آباد

السوال:- (۱) مسجد کے ساتھ مدرسہ ہے مسجد اور مدرسہ کے درمیان دیوار ہے۔ طلباء اگر مسجد میں آنا چاہیں تو گلی سے ہو کر آتے ہیں۔ مسجد کے نمازی اور کمیٹی حضرات طلباء پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں کہ ان کے آنے سے مسجد گندی ہوتی ہے۔ مسجد کا تقدس پامال ہوتا ہے آئے روز طرح طرح کے فتنے کی باتیں منظر عام پر آتی ہیں چنانچہ مدرسہ کی انتظامیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ طلباء مدرسہ ہی میں باجماعت نماز پڑھیں ایک طالب العلم امامت کے فرائض انجام دیتا ہے۔ اور طلباء اب مدرسہ میں ہی نماز پڑھتے ہیں۔

مسجد میں اہل محلہ کی جماعت ہوتی ہے۔ اور اس کے بعد مسجد میں طلباء کی جماعت ہوتی ہے۔ کیا مدرسہ کی انتظامیہ کا یہ فیصلہ درست ہے؟

(۲) مدت رضاعت صاحبین کے نزدیک دو سال ہے اور امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ڈھائی سال بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ دو سال کے بعد بچے کو دودھ پلانا حرام ہے۔ قرآن و سنت کی اور فقہ حنفی کی رو سے وضاحت فرمائیں کہ ایک بچہ دو سال کے بعد بھی دودھ چھوڑنے کو نہیں آتا۔ ہر طرح کی کوشش کی گئی ہے پھر بھی دودھ چھوڑتا نہیں۔ آیا امام صاحب کے قول پر عمل کرنے کی گنجائش ہے یا نہیں؟

(۳) مدرسہ کیلئے چندہ کی صورت میں صدقات واجبہ اور غیر واجبہ دونوں طرح کی رقم آتی ہے جس میں مدرسین کی تنخواہ بھی ادا کی جاتی ہے۔ طلباء کی ضروریات مثلاً

Scanned by CamScanner

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

عنوان	تبویب	مضمون سوال وجواب	نام وپتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاویٰ
مدت رضاعت کے متعلق صاحبین رح اور امام اعظم رح کے دونوں اقوال مفتیٰ بہ ہیں البتہ قوۃ دلیل صاحبین کے قول میں ہے رضاعت ۳	کتاب الرضاع ج ۳ ۔ ۲۴۲ #	کھانا اور علاج وغیرہ اور مدرسہ کی تعمیر بھی اسی فنڈ سے کی جاتی ہے۔ کیا اس قسم کی مشترک رقم سے درج بالا سارا کام کرنا جائز ہے یا نہیں؟ مہتمم مدرسہ یا انتظامیہ اس طرح گناہگار تو نہ ہوگی؟ الجواب: ① اولاً اس کی کوشش ضروری ہے کہ مسجد کمیٹی یا نمازی حضرات کو طلباء سے متعلق جن باتوں کی شکایات ہیں ان کو مناسب طور پر رفع کر دیا جائے اور بچوں کی جو غلطیاں ہیں ان کی بھی اصلاح کر دی جائیں اس کے بعد ایک ہی مسجد میں جماعت سے نماز پڑھی جائیں لیکن ان تمام کوششوں کے باوجود اگر آپس میں صلح صفائی اور اصلاح سے کام نہ ہو سکے تو اس طرح کے فتنہ وفساد سے بچنے کی خاطر ذکر کردہ مدرسہ میں نابالغ طلباء تو الگ جماعت سے نماز پڑھ سکتے ہیں لیکن بالغ طلباء کو مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت دینی ضروری ہے۔ ② مدت رضاعت کے متعلق صاحبین رح اور امام اعظم رح کے دونوں اقوال مفتیٰ بہ ہیں البتہ قوتِ دلیل صاحبین رح کے قول میں ہے اسی وجہ سے مدتِ رضاعت کے دو سال ہونے پر فتویٰ دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ بہشتی زیور میں ہے مگر چونکہ امام اعظم رح کا قول بھی مفتیٰ بہ ہے۔ بلکہ علامہ رافعی رح کی تصریح کے مطابق یہ قول ظاہر الروایۃ بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر بچہ دو سال کے بعد بھی دودھ پیتا ہے۔ تو حرمتِ رضاعت کا حکم دیا جاتا ہے۔ لھذا مذکورہ صورت میں بھی دو سال کے بعد ہر ممکن کوشش کر کے دودھ چھڑا دینا چاہئے بچہ کا از خود دودھ نہ چھوڑنا کوئی معقول عذر نہیں ہے۔ البتہ اگر دودھ چھڑانے		

Scanned by CamScanner

رجسٹر نقل فتاوی جامعہ دارالعلوم کراچی

عنوان	تبویب	مضمون سوال وجواب	نام وپتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاوی	فتوی نمبر مع رجسٹر نمبر

بچے کی صحت پر کوئی برا اثر پڑتا ہو یا بچہ بہت کمزور یا بیمار ہے۔ والدہ کے پاس اسکی کوئی متبادل صورت اختیار کرنیکی قدرت بھی نہیں ہے۔ تو ایسے حالات میں امام اعظم کے قول پر عمل کرنے کی گنجائش ہے:۔

وفی الدر المختار: حولان ونصف عنده وحولان فقط عندهما وهو الاصح فتح۔ وبه یفتی کما فی تصحیح القدوری لکن فی الجوهرة انه فی الحولین ونصف ولو بعد الفطام محرم وعلیه الفتوی (درمختار مع الشامی ص۲۱۰ ج۳)

وفی الشامیة تحت قوله ولکن الخ استدراک علی قوله وبه یفتی وحاصله انهما قولان افتی بکل منهما (شامیة ص۲۱۰ ج۳) وکذا فی طحطاوی علی الدر ص۹۲ ج۲) وقال الرافعی اه قول الشارح لکن فی الجوهرة انه الخ ونقل السندی عن الخانیة ان تقدیر مدته بحولین ونصف ظاهر الروایة وان فی فتح القدیر عن الناطفی ان الفتوی علی ظاهر الروایة (اه رافعی باب الرضاع ص۲۱۰)

وفی الدر المختار: ولم یبح الارضاع بعد مدته، قال الشامی تحته اقتصر علیه الزیلعی وهو الصحیح کما فی شرح المنظومة بحر۔ لکن فی القهستانی عن المحیط لو استغنی فی حولین حل الارضاع بعدها الی نصف ولا تأثم عند العامة خلافا لخلف بن ایوب (اه)

ونقل ایضا قبله عن اجارة القاعدی انه واجب الی الاستغناء ومستحب الی الحولین وجائز الی حولین